بسم اللہ الرحمن الرحیم

سونے کی ذخیرہ اندوزی کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نقد روپوں کے بدلے سونا خرید کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ نیت یہ ہوتی ہے کہ ہفتہ دس دن تک جب ریٹ زیادہ ہوگا تو یہ سونا بیچ دے گا۔ اس کا یہ کرنا کیسا؟ کیا یوں سونا مہنگا ہونے تک روکے رکھنا جائز ہے؟ اس طرح کرنے سے مقصود محض نفع کمانا ہے۔

جواب

سونا خرید کر اس نیت سے رکھنا کہ جب ریٹ زیادہ ہوگا تو بیچ دوں گا جائز ہے یہ تجارت کی ایک جائز صورت ہے، جو کہ ممنوع احتکار (مہنگائی کے انتظار میں کسی چیز کا ذخیرہ کرلینے) میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ احتکار تب منع ہوتا ہے جب وہ چیز انسانوں یا جانوروں کی بنیادی خوراک ہو، عمومی طور پر مل نہ رہی ہو، اسے مہنگا ہونے کی نیت سے روکا ہو، ابھی نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر ہو اور وہ چیز شہر یا شہر کے قریب سے خریدی ہو۔ جبکہ مذکورہ صورت میں سونے کی بیع میں یہ صورتیں نہیں پائی جارہیں۔ بلکہ یہ بیع کی ایک عام سی صورت ہے۔ جو کہ جائز ہے۔ جبکہ بیچنے میں نیت مسلمانوں کو تنگی میں ڈالنے اور ضرر پہنچانے کی نہ ہو کہ حدیث کی رو سے ایسا کرنا ضرور منع ہے۔

چنانچہ تجارت میں باہمی رضا سے نفع حاصل کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔“ (پ5، سورۃ النساء، آیت 29)

مذکورہ بالا آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری سلمہ الباری لکھتے ہیں: ”یعنی باہمی رضامندی سے جو تجارت کرو، وہ تمہارے لیے حلال ہے، باہمی رضامندی کی قید سے معلوم ہوا کہ خرید وفروخت کی وہ تمام صورتیں جن میں فریقین کی رضامندی نہ ہو، درست نہیں۔ جیسے اکثر ضبط شدہ چیزوں کی نیلامی خریدنا کہ اس میں مالک راضی نہیں ہوتا۔“ (تفسیر صراط الجنان، ج2، ص183، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تجارت اور ذخیرہ اندوزی کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «الجالب مرزوق، والمحتكر ملعون»" ترجمہ: تاجر رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الحکرۃ والجلب، ج2، ص728، حدیث 2153، داراحیاء الکتب العربیہ)

ہدایہ میں ذخیرہ اندوزی کے متعلق ہے"وتخصیص الاحتکار بالأقوات کالحنطۃ والشعیر والتبن والقت قول أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ"ترجمہ: (ممنوع) احتکار اقوات (یعنی غذائی اشیا) کے ساتھ خاص ہے، جیسے گندم، جو، گھاس اور جانوروں کا چارہ۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کا قول ہے۔ (الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، ج 4، ص 377، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بہار شریعت میں مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "**احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کرکے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہوجاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں احتکار نہیں۔**" (بہار شریعت، ج 2، حصہ 11، ص 725، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جنس بدل جائے بیع کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم" ترجمہ: جب دو چیزیں مختلف قسم کی ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔ (نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ، ج 4، ص 4، مطبوعہ المکتبۃ المکیہ)

فتاوی ہندیہ میں پیسوں کے بدلے سونا چاندی خریدنے کے متعلق ہے: "وإن اشتری خاتم فضۃ أو خاتم ذھب فیہ فص أو لیس فیہ فص بکذا فلسا ولیست الفلوس عندہ فھو جائز تقابضا قبل التفرق أو لم یتقابضا لأن ھذا بیع ولیس بصرف کذا فی المبسوط۔" ترجمہ: چاندی یا سونے کی انگوٹھی (بھلے اس میں نگ ہو یا نہ ہو) مخصوص پیسوں کے بدلے میں خریدی، حالانکہ پیسے اس کے پاس موجود نہیں ہیں تو یہ جائز ہے، خواہ جدا ہونے سے پہلے عوضین پر قبضہ کرلیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کیونکہ یہ (عمومی) بیع ہے۔ بیع صرف نہیں ہے۔ اسی طرح مبسوط میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 3، ص 224، دار الفکر، بیروت)

دُکانداروں کی بدنیتی، ذخیرہ اندوزی اور نفع خوری سے لوگوں کو ضرر (نقصان) ہو تو، لوگوں کو نقصان سے بچانے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضرہ اللہ، ومن شاق شق اللہ علیہ" ترجمہ: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نہ ضرر لو نہ ضرر دو، جو ضرر دے اللہ عزوجل اس کو ضرر دے اور جو مشقت کرے اللہ عزوجل اس پر مشقت ڈالے۔ (سنن الدار قطنی، ج 4، ص 51، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

نقصان کو ختم کرنے کے بارے میں الاشباہ والنظائر میں ہے: "الضرر یزال اصلھا قولہ علیہ الصلاۃ والسلام لا ضرر ولا ضرار" ترجمہ: ضرر (نقصان) کو ختم کیا جائے گا، اس قاعدے کی اصل حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: نہ ضرر لو اور نہ ضرر دو۔ (الاشباہ والنظائر، ج 1، ص 121، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاھد محمد ماجد علی مدنی

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11661

تاریخ اجراء: 11ربیع النور1444ھ/08اکتوبر2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net